سوال

(21) اللہ کے نام کی منت ماننے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کوئی موحد شخص صرف اللہ تعالی کے نام کی منت مانگ سکتا ہے؟ یعنی وہ کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں اتنے روزے رکھوں گا یا اتنے نوافل پڑھوں گا۔ اور کیا ایسے ضرورت کا کام ہو جاتا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں اللہ کے نام کی منت ماننا جائز ہے، اگر کوئی اللہ کے نام کی منت مان لیتا ہے تو پھر اسے پورا کرنا لازم ہے۔ اگر پورا نہیں کرتا تو کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ علماء کرام اسے نذر کا نام دیتے ہیں، اور وہ یہ کہ نذر کو کسی معین چیز کے حصول پر معلق کیا جائے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب بھی نذر مانی گئی چیز اطاعت والا فعل ہو تو اس کے حصول کی صورت میں نذر پوری کرنا واجب اور ضروری ہے

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی نذر مانی تو وہ اس کی اطاعت کرے، اور جس نے اللہ تعالی کی معصیت کی نذر مانی تو وہ اس کی معصیت ونافرمانی نہ کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6318).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نیکی اور اطاعت کی نذر کے بارہ میں کہتے ہیں:

(یہ تین قسم کی ہے:

پہلی قسم:

کسی نعمت کے حصول یا پھر کسی مشکل اور تکلیف کے دور ہونے کے بدلے میں اطاعت وفرمانبرداری کی نذر ماننا: مثلا کوئی یہ کہے: اگر اللہ تعالی نے مجھے شفا دی تو میرے ذمہ ایک ماہ کے روزے، تو جس چیز کی شرع میں اصلا وجوب کی دلیل ملتی ہو اس میں اطاعت کرنا لازم ہوگی مثلا روزے، نماز، صدقہ، اور حج، اہل علم کا اجماع ہے کہ اس نذر کو پورا کرنا لازمی

ہے....)

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ المقدسی (622/13).

اور یہ جاننا ضروری ہے کہ نذر اصلا مکروہ ہے کیونکہ بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا:

"یہ کسی چیز کو دور نہیں کرتی بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6608) صحیح مسلم حدیث نمبر (1639)

مازری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

احتمال ہے کہ نہی کا سبب یہ ہو کہ نذر اس کے لیے لازم ہو جاتی ہے، تو وہ اسے بغیر چستی کے تکلف کے ساتھ پورا کرتا ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس نہی کا سبب یہ ہو کہ نذر کی بنا پر وہ اس عمل کو اس مطلوبہ عمل کے معاوضہ کے طور پر سرانجام دیتا ہے، تو اس بنا پر اس کا اجر کم ہو جاتا ہے

اور عبادت کی شان تو یہ ہے کہ وہ تو محض اللہ تعالی کے لیے ہوتی ہے قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اور احتمال ہے کہ نذر کی نہی اس وجہ سے ہو کہ بعض جاہل قسم کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ نذر تقدیر کو پلٹ دیتی ہے، اور مقدر میں لکھی ہوئی چیز کو روک دیتی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوف سے منع کر دیا کہ کہیں جاہل اس کا اعتقاد نہ رکھ لے، اور حدیث کا سیاق بھی اس کی تائید کرتا ہے واللہ تعالی اعلم اھ

ماخوذ از: شرح مسلم للنووی.

لہذا مومن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کردہ اشیاء سے اجتناب کرنا چاہیے، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا چاہتا ہے وہ بغیر کسی نذر کے ہی اطاعت و فرمانبرداری کرے

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ

جلد01